گرچہ خردیم نسبتے است بزرگ
ذرۂ آفتـــــاب تـــــابـــــانیـــــم

حضرت قاری عبدالسلام مضطؔر (ہنسوری فیض آبادی)

بریلوی جماعت کی طرف سے دیوبندی مکتب فکر کے لوگوں کو ابتدا سے ہی لفظ وہابی سے موسوم کیا گیا اور شیخ محمد بن عبدالوہاب اوران کے متبعین کی متشددانہ کارروائیوں کی وجہ سے اس لفظ کو بطور گالی اور گستاخ کے رواج دیا گیا۔ شاعر موصوف نے اہل باطل کی اسی تعبیر کو ایک بہترین مفہوم دیتے ہوئے اس لفظ کو اللہ کی طرف موڑ کر یہ نظم لکھی ہے جو علماء وصلحاء نے بے حد پسند کی۔ یہ نظم مستقلاً بھی اور دیگر کتابوں کے ساتھ بار بار شائع ہوئی۔

میں وہّابی، میں وہّابی، میں وہّابی، میں وہّابی

میں گو ذرہ ہوں ، لیکن آفتابی اور مہتابی
نہیں مجھ کو خدا سے شکوۂ حرمان و نایابی
مجھے اک دو نہیں حاصل ہیں نسبتہائے ایجابی
میں رحمانی، میں رزاقی، میں غفاری، میں توابی

میں وہّابی، میں وہّابی، میں وہّابی، میں وہّابی

ہے ایماں اک خدائے واحد و قدوس پر میرا
ہمیشہ بس اسی کے سامنے جھکتا ہے سر میرا
اُسی کے قبضۂ قدرت میں ہے سب خیر و شر میرا
نہ جاں میری، نہ تن میرا، نہ زر میرا ، نہ گھر میرا

میں وہّابی، میں وہّابی، میں وہّابی، میں وہّابی

وہ ہے بے مثل و یکتا اپنے اوصاف حمیدہ میں
کوئی ساجھی نہیں ذات و صفاتِ برگزیدہ میں
جہاں میں ہے فقط فاعل وہی میرے عقیدہ میں
اسی کے حکم سے ہے نور و ظلمت قلب و دیدہ میں

میں وہّابی، میں وہّابی، میں وہّابی، میں وہّابی

یہ اسِم پاک ایسے باعطا و باصفا کا ہے
مرے مالک، مرے خالق، مرے رازق خدا کا ہے
دو عالم میں یہی اک آسرا دست دعا کا ہے
وظیفہ میرا یـــــا وھـــــاب ہرصبح و مسا کا ہے

میں وہّابی، میں وہّابی، میں وہّابی، میں وہّابی

فقط اُس بارگہ میں اپنی پیشانی میں دھرتا ہوں
اُسی کی ذات اقدس کے لیے جیتا ہوں، مرتا ہوں

نہ احساسِ ندامت ہے، ملامت سے نہ ڈرتا ہوں
میں اپنی نسبتِ عالی پہ خوش ہوں، فخر کرتا ہوں
میں وَہّابی، میں وَہّابی، میں وَہّابی، میں وَہّابی

بہ دل اقرار کرتا ہوں رسولوں کی اطاعت کا
خدا کی سب کتابوں کا فرشتوں کا، قیامت کا
مکلّف میں نہیں اس کے سوا کوئی عقیدت کا
اسی ایمان پر اللہ کا وعدہ ہے جنت کا
میں وَہّابی، میں وَہّابی، میں وَہّابی، میں وَہّابی

صدائے نعرہائے ماسوا تم کو مبارک ہو
سجود قبہائے اولیاء تم کو مبارک ہو
ہر اک در سے سوالِ مدعا تم کو مبارک ہو
کوئی ہو نسبت ِ غیرِ خدا تم کو مبارک ہو
میں وَہّابی، میں وَہّابی، میں وَہّابی، میں وَہّابی

حبیب خالق اکبرؐ، درود ان پر، سلام ان پر
نہیں ان کا کوئی ہم سر، درود ان پر ، سلام ان پر
وہ ہیں بعد از خدا برتر، درود ان پر ، سلام ان پر
مرے مولا، مرے سرور، درود ان پر، سلام ان پر
میں وَہّابی، میں وَہّابی، میں وَہّابی، میں وَہّابی

فقط عشق نبیؐ سرمایہ و سامان ہے میرا
بہت الحمد للہ مسئلہ آسان ہے میرا
یہی برہان ہے، فرقان ہے، قرآن ہے میرا
یہی اسلام ہے میرا، یہی ایمان ہے میرا
میں وَہّابی، میں وَہّابی، میں وَہّابی، میں وَہّابی

مگر عشق و محبت کے لیے لازم اطاعت ہے
اطاعت پر نہ اُکسائے تو وہ جھوٹی محبت ہے
فریب نفس و شیطان ہے، جسارت اور جرأت ہے
نہ ہو کچھ جس میں تاثیر و اثر وہ کیسی نسبت ہے
میں وَہّابی، میں وَہّابی، میں وَہّابی، میں وَہّابی

محبت کیا ہے؟ رہنا امتثال امر میں محکم
حقیقت کیا ہے؟ ہونا خالق و مخلوق کا محرم
شریعت؟ اک نجات و مغفرت کی شرط مستلزم
طریقت؟ کچھ نہیں جز سنت فخر بنی آدمؐ

میں وہّابی، میں وہّابی، میں وہّابی، میں وہّابی

قیام و قعدہ ہر اک ہیئتِ رکن عبادت ہے
پھر ان دونوں میں کیا معیار تعظیم و اہانت ہے
عقیدت اور تعظیم و محبت بس اطاعت ہے
اہانت تو حقیقت میں فقط جرم و بغاوت ہے

میں وہّابی، میں وہّابی، میں وہّابی، میں وہّابی

خبر کچھ ہے ابو طالب کی تعظیم و محبت کی؟
وقار و آبرو، گھر بار سب کچھ نذر حضرتؐ کی
ولیکن جب نہیں کی پیروی شرعِ پیمبرؐ کی
ضمانت لی نہیں سرکارؐ نے ان کی شفاعت کی

میں وہّابی، میں وہّابی، میں وہّابی، میں وہّابی

ضروری ہے عمل میں اور عقیدے میں ہم آہنگی
نفاق اے دوست ہے یہ ظاہر و باطن کی دو رنگی
غلط ہے صاحب باطن ہو کوئی خمری و بنگی
ہے نا ممکن کہ دل ہو یثربی اعمال افرنگی

میں وہّابی، میں وہّابی، میں وہّابی، میں وہّابی

چل اس پر گر رضائے قادر و قہار پیاری ہے
کہ عند اللہ راہ سنت سرکار پیاری ہے
یہی رفتار پیاری ہے ، یہی گفتار پیاری ہے
خدا کو ہر ادائے احمد مختار پیاری ہے

میں وہّابی، میں وہّابی، میں وہّابی، میں وہّابی

اگر ہے کفر ہونا بندۂ یزداں تو میں کافر
اگر ہے کفر ہونا پیروِ قرآن تو میں کافر
اگر ہے کفر سنت پر عمل، ہاں ہاں تو میں کافر

اگر ہے دوسری ہی کوئی شئ ایماں، تو میں کافر
میں وَہّابی، میں وَہّابی، میں وَہّابی، میں وَہّابی

وہ مومن جو حدود اللہ کی دیواریں فنا کردے
عمل کو تابعِ افراط و تفریط ہوا کردے
بڑھا کر جس کو جی چاہے خداوندی عطا کردے
گھٹا کر کے خدا کو صف میں بندوں کی کھڑا کردے
میں وَہّابی، میں وَہّابی، میں وَہّابی، میں وَہّابی

جو رکھے ماسوا اللہ کا روزہ تو وہ مومن
کرے جو غیر کی پوجا تو وہ مومن
مزاروں پر چڑھاوے نذر کی پوجا تو وہ مومن
ولی کے نام چھوڑے مرغ اور بکرا تو وہ مومن
میں وَہّابی، میں وَہّابی، میں وَہّابی، میں وَہّابی

غلام خواجۂ اجمیر و غوث پاک ہوں میں بھی
خدا سے تو بھی کہہ، ان کے وسیلے سے کہوں میں بھی
تمنا ہے انھیں کی راہ پر زندہ رہوں میں بھی
انھیں کا تھام کر دامن قیامت میں اٹھوں میں بھی
میں وَہّابی، میں وَہّابی، میں وَہّابی، میں وَہّابی

منِ لب بستہ را مجبور فریاد و فغاں کردی
ارے ظالم یہ بے دردی، اے ظالم یہ بے دردی
مرے خُم میں یہ تو نے ہائے کیا کیا ساقیا بھردی
میں حنفی، نقشبندی، قادری، چشتی ، سہروردی
میں وَہّابی، میں وَہّابی، میں وَہّابی، میں وَہّابی

مضامیں کی اگر چہ قلب پر برسات ہے مضطؔر
مگر لائق توجہ کے خدا کی ذات ہے مضطؔر
یہ دنیائے دنی معمورۂ آفات ہے مضطؔر
اندھیری رات ہے مضطؔر، اندھیری رات ہے مضطؔر
میں وَہّابی، میں وَہّابی، میں وَہّابی، میں وہابیؔ